شرح

کشف المحجوب (اُردو)

تصنیف

حضرت سید علی بن عثمان الہجویریؒ

المعروف بہ **داتا گنج بخش** لاہوریؒ

تحقیق، ترجمہ و شرح
مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال
چشتی صابری

ناشران و تاجران کتب
الفیصل
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

اپریل ۱۹۹۵ء
محمد فیصل نے
تعریف پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی
قیمت ۲۵۰ روپے

ترجمہ چنانچہ ہر جاندار میں حرکات و سکنات اسی روح کی بدولت ہیں۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ روح زندگی یا جان کے علاوہ ایک چیز ہے جس کے بغیر وہ جان ناممکن ہے جیسے روح بغیر جسم ممکن نہیں، غرضیکہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر ممکن نہیں۔ اس نظریہ کے مطابق بھی روح عرض ہے جیسا کہ جان عرض ہے۔

لیکن سب مشائخ اور بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ روح جوہر ہے نہ کہ عرض (صفت)۔ جو اپنی ذات سے قائم ہے نہ کہ وہ صفت جس سے وہ زندہ ہے۔ اپنی حکمت ازلی کے مطابق حق تعالیٰ روح کو جسم میں ڈالتا ہے جس سے وہ زندہ رہتا ہے۔ یعنی روح ایک امانت ہے جو جسم کے اندر رکھی گئی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات انسان روح کے بغیر بھی زندہ رہ سکے یعنی خواب کی حالت میں۔ جب روح سیر کرتی ہے اور جسم پڑا رہتا ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ خواب کی حالت میں انسان کا علم و عقل برقرار رہے اور کارفرما رہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہیدوں کی روحیں پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ روح جوہر ہے نہ کہ عرض۔ نیز فرمایا کہ ارواح جمع شدہ لشکر ہیں۔ لامحالہ وہ لشکر باقی ہیں لیکن عرض باقی نہیں رہتا۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ روح جوہر ہے نہ کہ عرض۔ خلاصہ یہ کہ روح ایک لطیف جسم ہے جو خداوند تعالیٰ کے حکم سے جسم کے اندر آتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے۔ نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "معراج کی رات میں نے حضرت آدم صفی اللہ، یوسف صدیق، موسیٰ کلیم اللہ، ہارون حلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کو آسمانوں میں دیکھا"۔ لامحالہ یہ ان کی ارواح ہیں۔ اگر روح عرض ہوتا تو اجسام کے بغیر قائم نہ رہتا۔ نیز یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ روح دکھائی نہیں دیتا۔ اگر عرض ہوتا تو وہ کسی مکان یا جگہ میں ہوتا اور دکھائی دیتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ

روح ایک لطیف جسم ہے اور جب وہ جسم ہے تو اس کا مشاہدہ بھی ممکن ہوا البتہ روحانی آنکھوں سے نہ کہ جسمانی آنکھوں سے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ارواح طیور کی مانند یا ایک لشکر کی مانند ہوں جو ادھر ادھر جا سکتے ہیں جیسا کہ احادیث میں بتایا گیا ہے۔ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ : قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

باقی رہا یہ سوال کہ کفار روح کو قدیم سمجھتے ہیں اور اس کو خالق کائنات اور مدبر کائنات سمجھتے ہیں اس لئے اس کی پرستش کرتے ہیں اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ روح ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس غلط فہمی پر جس قدر لوگ متفق ہیں اور کسی پر نہیں۔ مثلاً تمام عیسائیوں کا یہی عقیدہ ہے اگرچہ گفتگو میں اس کو ظاہر نہیں کرتے۔ اسی طرح ہندو اور اہل چین و ماچین و اہل تبت یہی عقائد رکھتے ہیں۔ نیز شیعہ' قرامطہ اور باطنیہ فرقوں کا بھی یہی عقیدہ ہے اور وہ دو ملحد فرقے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہی کچھ کہتے ہیں۔

پس اب ہم ان تمام گروہوں سے پوچھتے ہیں کہ اس لفظ قدیم سے تمہاری کیا مراد ہے۔ قدیم ذاتی سمجھتے ہو یا قدیم زمانی۔ اگر وہ یہ جواب دیں کہ قدیم سے مراد قدیم زمانی ہے تو پھر سارا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ روح قدیم زمانی ہے کہ جہان میں کوئی ایسا وقت نہ تھا جب کہ روح موجود نہ ہو۔ نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ :

"حق تعالیٰ نے ارواح کو ہزاروں سال اجسام سے پہلے پیدا فرمایا"

اس سے ظاہر ہے کہ روح اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے قدیم ہے' دراصل حادث ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ حادث محدث کے بغیر نہیں رہ سکتا بلکہ عدم سے وجود میں آنے کے لئے کسی فاعل کا محتاج ہے اور فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روح مخلوق ہے عالم مخلوق میں سے جو دوسری جنس یعنی جسم کے ساتھ مل کر انسان کے اندر جان پیدا کر دیتی ہے۔